إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

الفضل

قادیان دار الامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۹ شعبان ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ اکتوبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۲۶

مدینۃ المسیح

قادیان یکم اکتوبر۔ ناصر آباد (سندھ) سے ۲۸ ستمبر کی حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے:۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ اور حضور کے اہل بیت بھی خدا کے فضل سے خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بوجہ ضعف سر درد اور بخار علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے:

کل دوپہر کی گاڑی سے مولوی خلیل احمد صاحب ناصر بی اے مجاہد تحریک جدید کی شادی کی تقریب پر سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ اور صاحبزادی امۃ الرشید بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن تشریف لے گئیں۔ بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی ساتھ گئے ہیں:

حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے:

سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسوں پر تقریریں کرنے کے لئے بیرونی جماعتوں کی درخواست پر نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے بعض احباب کو بھیجا گیا:

آج سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر اور مقامی درسگاہوں میں تعطیل رہی:

آج بعد نماز مغرب سید اسلام صاحب نے بہت سے اصحاب کو اپنی دعوت ولیمہ میں مدعو کیا:

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نشاناتِ سماویہ کی کثرت

"خدا تعالےٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اُس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وُہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں۔ تو ان کی بھی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ آخری زمانہ تھا۔ اور شیطان کا مع اپنی تمام ذریت کے آخری حملہ تھا۔ اس لئے خدا نے شیطان کو شکست دینے کے لئے ہزارہا نشان ایک جگہ جمع کر دیئے۔ لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں۔ وُہ نہیں مانتے۔ اور محض افترا کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کر دیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہو جائے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ جب تک کہ وُہ کمال تک پہونچ جائے"! چشمۂ معرفت صفحہ ۳۱۷

ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو درحقیقت خاتم النبیین تھے۔ مجھے رسُول اور نبی کے لفظ سے پکارے جانا کوئی اعتراض کی بات نہیں۔ اور نہ اُس سے مہرِ ختمیت ٹوٹتی ہے۔ کیونکہ میں بارہا بتلا چکا ہوں۔ کہ میں بموجب آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ بروزی طور پر وُہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔ اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمدؐ اور احمدؐ رکھا ہے۔ اور مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

امت محمدیہ کا بلند مقام

"یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کے لئے وعدہ ہے کہ وُہ ہر ایک ایسے انعام پائے گی۔ جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وُہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں جن کے رُو سے انبیاء علیہم السلام نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسُول ہونے کے دوسروں پر علومِ غیب کا دروازہ بند کرتا ہے جیسا کہ آیت لَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ گواہی دیتی ہے۔ کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وُہ طریق براہِ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنافی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"

کا ہی وجود قرار دیا ہے۔ پس اس طور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا۔ کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ میں ظلی طور پر محمدؐ ہوں صلے اللہ علیہ وسلم۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مُہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی یعنے بہرحال محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہا۔ نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں

معاونین الفضل کا شکریہ

ستمبر کے آخری نصف حصہ میں "الفضل" کے کل ۳ نئے خریدار بنے۔ ان میں سے ایک صاحب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ بقیہ خریدار حسب ذیل اصحاب نے مرحمت فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم بشیر محمد صاحب کارکن دفتر فنانشل سکرٹری صاحب تحریک جدید ایک خریدار

(۲) " ایم۔ کے۔ عابد شریف صاحب شیموگہ "

(۳) " حکیم مرغوب اللہ صاحب پشاور "

اسی عرصہ میں خطبہ نمبر کے پانچ نئے خریدار بنے۔ دو خریدار حسب ذیل اصحاب نے مرحمت فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۱) مکرم جناب محمد منیر خان صاحب سیالکوٹ شملہ ایک خریدار

(۲) " بابو عبدالجلیل صاحب لاہور "

(خاکسار:۔ مینیجر الفضل)

وصیت نمبر ۵۲۰۰

میں نور احمد خان ولد محمد ابراہیم خان قوم افغان پیشہ طالب علم عمر بیس سال تاریخ بیعت پیدائشی حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ مئی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موجودہ پتہ مہوٹ انجنیئرنگ سکول جگت نرائن روڈ لکھنؤ یو۔ پی

میرے پاس اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار ... ہے۔ جو کہ طالب علموں کے طور پر ملتا ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ یعنی ۱/۱۰ حصہ کی

العبد:۔ نور احمد خان موصی بقلم خود حال قادیان

گواہ شد:۔ محمود احمد احمدیہ ہسپتال قادیان

گواہ شد:۔ سیٹھی کرم الٰہی بقلم خود محلہ دارالرحمت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے۔ ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیئے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت مشکل ہوتی ہیں۔ اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے ابا جان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفا خانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (عہ) ہے جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

احمدی بنانے کا طریقہ

روزانہ ایک غیر احمدی کو ہماری کتاب قول سدید دلچسپ کہانی کہہ کر دیدیجئے۔ کیونکہ ہر شخص اس راتوں کی نیند حرام کرنے والے افسانے کو شوق سے پڑھتا ہے۔ اور بعد مطالعہ احمدیت دل و دماغ میں سرایت کر جاتی ہے محض تبلیغ کی خاطر تین روپے کے بجائے ایک روپیہ قیمت کر دی ہے آج ہی مینیجر ایگلن کالج ایگلن روڈ دہلی سے منگوا کر کتاب کا کمال دیکھئے۔ ناپسند ہونے پر دوگنی قیمت ہی واپس نہ دوں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیجئے۔ تھوڑی سی کتابیں باقی ہیں جلدی کیجئے۔

مینیجر ایگلن کالج ایگلن روڈ دہلی

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوایئے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

حب اٹھرا دوائی اٹھرا محافظ جنین رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ پیچش۔ دردیلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین صاحب رضہ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اسکے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپ میں ہلاکت آفرین جنگ

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۳۰ ستمبر برطانوی سفارت خانہ کے پانچ افسروں کو جرمنی نے اسوقت تک روک رکھا ہے۔ کیونکہ ہندوستان اور بعض دیگر نوآبادیات میں جرمن سفیر اسوقت تک روکے ہوئے ہیں۔ بعض امریکن سیاستدان جرمنی کو گارنٹی دے رہے ہیں۔ کہ اس کے افسر رہا کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے امید ہے کہ برطانوی افسر بھی چھوڑ دیئے جائیں گے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ٹرکی نے ایک مشن یہاں بھیجا ہے جو آئندہ ہفتہ کے وسط میں یہاں پہنچ جائے گا۔ اور برطانیہ کے ساتھ اقتصادی و فوجی معاہدہ کریگا۔ اگر دونو حکومتوں میں ایسا کوئی معاہدہ ہوگیا تو بین الاقوامی حالات پر نہایت خوشگوار اثر پڑے گا۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ منسٹری آف انفارمیشن کے بجائے اب ایک پریس بیورو قائم کیا جارہا ہے جس کے ماتحت اخبارات اپنی ذمہ واری پر خبریں مہیا کرکے چھاپ سکیں گے۔ انہیں سنسر کرانا یا نہ کرانا ان کے اپنے اختیار میں ہوگا

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ برطانیہ کے جنگی جہازوں نے اس وقت دس جرمن آبدوزیں غرق کر دی ہیں۔ اور دو فرانسیسی جہازوں نے کی ہیں۔ چنانچہ اب وہ برطانوی سمندروں سے بھاگ رہی ہیں۔ اور اس وقت ان کی سرگرمیاں جنوبی امریکہ اور جاپان کے سواحل کے پاس ہیں۔ یا پھر سکنڈ ینیویا میں۔ برطانوی بحری بیڑہ اب تمام سمندروں پر پوری طرح چھا گیا ہے۔

مشہور وکیل سر پیٹرک ہیسٹنگز نے وکالت ترک کر دی ہے۔ تمام مقدمات واپس کر دیئے ہیں۔ اور ایئر فورس میں شامل ہوگئے ہیں۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ برطانوی طیاروں نے آج ہیلی گولینڈ میں جرمن بحری بیڑے پر بم باری کی۔ اور کئی جہازوں پر کاری حملے کئے۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ گو جرمن بیڑے پر حملہ ہوا۔ مگر بے نتیجہ۔ جب برطانوی جہاز واپس ہونے لگے۔ تو جرمن جہازوں نے ان کا تعاقب کیا۔ فضا میں جنگ ہوئی۔ اور چار پانچ برطانوی ہوائی جہاز سمندر میں گر پڑے۔

جرمنی کی خبریں

برلن ۳۰ ستمبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پولینڈ کا جو حصہ جرمنی کے قبضہ میں آیا ہے۔ وہاں جرمن کرنسی جاری کر دی گئی ہے۔ اور پولش کرنسی کی اب کوئی سرکاری حیثیت نہیں رہی گو اس کی ممانعت کا اعلان تاحال نہیں ہوا

لنڈن ۳۰ ستمبر برطانیہ کے فوجی ماہرین کا خیال ہے۔ کہ روس کے ساتھ معاہدہ جرمنی کی طاقت میں اضافہ کے بجائے اس کی کمزوری کا موجب ہوا ہے۔ مشرقی یورپ میں اب وہ کسی طرف بڑھ نہیں سکتا۔ اور جنگ کے لئے باہر سے سامان حاصل نہیں کر سکتا۔ بالشوزم کو ملک میں داخلہ کی اجازت دے کر اس نے اپنے لوگوں کو بھی ناراض کر لیا ہے۔

یہاں جو پول سفیر مقیم ہے۔ اسے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جمہوریہ پولینڈ کے صدر ایم موسیکی نے استعفیٰ دیدیا ہے اور تمام اختیارات ایم ازیوز کے حوالہ کر دیئے ہیں۔ جو آئندہ فرانس میں قیام کرے گا اور صدر کی حیثیت سے وزیر اعظم اور دیگر ارکان حکومت نامزد کرے گا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر جرمنی نے اسوقت تک پولینڈ کے کسی حصہ کو اپنی مملکت میں شامل کرنے کا اعلان نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ وہ یہ ظاہر کرکے کہ وہ جرمنی کے ماتحت ایک آزاد پولینڈ قائم کرنا چاہتا ہے۔ اتحادیوں کو صلح کی تجویز مان لینے پر آمادہ کرے۔ لیکن برطانیہ و فرانس اس تجویز کو ماننے پر تیار نہیں ہیں۔

سٹاک ہالم کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی کے وزیر پروپیگنڈا ڈاکٹر گوبلز کو وزارت سے علیحدہ کرکے ایک سینی ٹوریم میں نظر بند کر دیا گیا ہے کیونکہ وہ کرنسی کی ناجائز تجارت میں حصہ لیتا تھا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر جرمنی اور رومانیہ کے مابین اکتوبر ۱۹۳۸ء میں جس تجارتی معاہدہ پر دستخط ہوئے تھے۔ اس کی میعاد میں توسیع کی تصدیق بخارسٹ سے ہوگئی ہے

اٹلی کا وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو ایک سپشل ٹرین کے ذریعہ آج برلن روانہ ہوگیا۔

نیویارک ۳۰ ستمبر جرمنی نے روس سے جو معاہدہ کیا ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ اس سے جرمنی کو کوئی ایسی طاقت حاصل نہیں ہوئی۔ جو اس کے دشمنوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر سکے۔ ہٹلر اگر امن چاہتا ہے۔ تو یا اسے ہتھیار ڈال دینے چاہئیں اور یا پھر لڑ کر فتح حاصل کرنی چاہیئے سٹالن سے کاغذات کے چند پرزوں کا حصول فتح کے مترادف نہیں ہوسکتا۔

روم ۲۹ ستمبر اطالوی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ جرمنی مغربی محاذ پر اب حملہ نہیں کرے گا۔ بلکہ فضائی حملوں سے برطانیہ کی ناکہ بندی کو تباہ کرے گا۔

استنبول ۲۹ ستمبر ترکی اور جرمنی کے مابین نئے تجارتی معاہدہ کی ابتدائی گفت وشنید یہاں شروع ہوگئی ہے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر جرمن فریڈم سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آسٹریا کے ایک صوبہ میں مرد تو مرد عورتوں نے بھی جرمنی کے خلاف بغاوت کر دی ہے۔ اور نازیوں کو آسٹریا سے باہر نکال دو کے نعرے لگا رہی ہیں۔ پولیس نے ان پر فائر کئے۔

لکسمبرگ ۲۹ ستمبر کل دو بجے بعد دوپہر مغربی محاذ پر توپ خانہ کے ذریعہ زبردست بم باری کی گئی۔ جو اس وقت تک جاری ہے۔

وارسا ۲۹ ستمبر شہر کے پولش کمانڈر اور جرمن ہائی کمانڈ میں یہ معاہدہ ہوگیا ہے۔ کہ وہاں جو محصور تھے انہیں نظر بند نہیں کیا جائیگا پولش سپاہیوں کو اپنے گھروں کو جانے کی اجازت دے دی جائے گی۔ ان کی لام بندی توڑ دی جائے گی۔ اور افسروں کو تلواریں پہننے کی اجازت ہوگی۔

فرانس کی خبریں

لنڈن ۳۰ ستمبر فرانسیسی افواج نے اس وقت تک جرمنی کے پچاس دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں سے چار کی آبادی چھ ہزار سے زیادہ ہے۔ مخبر ہوائی جہازوں کی رپورٹ ہے۔ کہ جرمنی اپنی تمام طاقت کو مرکوز کر رہا ہے۔ اور خیال غالب ہے۔ کہ وہ ہالینڈ کی طرف سے حملہ کرے گا۔

پیرس ۳۰ ستمبر آج یہاں فرانس کے فوجی ماہرین کی ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ فرانسیسی طیاروں نے جرمنی کی سرحد پر چھ سو میل پرواز کرکے اس کے دفاعی انتظامات اور صف آرائیوں کی جو تصاویر حاصل کی ہیں۔ ان کے پیش نظر اس امر پر غور کیا گیا۔ کہ جرمنی کی سرحد کے کس مقام پر حملہ کیا جائے۔

پیرس ۳۰ ستمبر پولینڈ کے سابق وزیر اعظم سکودیسکی کو فرانس کی پولش افواج کا کمانڈر مقرر کیا گیا ہے۔ گزشتہ جنگ میں آپ نے پولش افواج کی تیاری میں نمایاں کام کیا تھا۔

فرانس کے ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ جرمنی کو سیگفرڈ لائن پر حملہ کرنے میں جلد بازی سے کام لینے کے خلاف ہے۔ وہ جرمنی کی طرف سے موثر فوجی کارروائی کا انتظار کرے گا۔ ممکن ہے جلد بازی کا نتیجہ الٹ ہو۔ کیونکہ سیگفرڈ لائن کی ساخت ایسی ہے۔ کہ اگر پھونک پھونک کر قدم نہ رکھا جائے۔ تو بیشقدمی نقصان کا موجب ہوسکتی ہے۔

کل یہاں ہوائی حملہ کا الارم دیا گیا۔ کیونکہ ایک جرمن جہاز بہت بلندی پر پرواز کرتا دیکھا گیا تھا۔ لوگ کامل سکون کے ساتھ پناہ گاہوں میں منتقل ہوگئے لیکن آدھ گھنٹہ کے بعد خیریت کا الارم کر دیا گیا۔

روس کی خبریں

لنڈن ۳۰ ستمبر - بوڈاپسٹ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ہنگری کی شمالی سرحد پر روسی فوجوں نے ایک سو اسی میل لمبے رقبہ پر قبضہ کر لیا ہے - اس میں سے جرمنی کے حصہ میں صرف ۱۳ میل لمبی سرحد آئی ہے۔

ماسکو ۳۰ ستمبر - سوویٹ حکومت کے سرکاری اخبار ازویسٹیا نے جرمنی کے ساتھ معاہدہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے - کہ اس معاہدہ میں کوئی دفعہ ایسی نہیں - کہ روس جنگ میں جرمنی کی امداد کرے گا - روس جو کچھ کر رہا ہے - اپنے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ روس اب آہستہ آہستہ پاؤں پھیلا رہا ہے - اس نے لٹویا سے بعض مطالبات کئے ہیں - جن کا مقصد اس کی اقتصادی زندگی پر تسلط قائم کرنا ہے - اس کے علاوہ اس نے رومانیہ سے بیسیربیا کا علاقہ طلب کیا ہے - اور ترکی سے مطالبہ کیا ہے کہ باسفورس پر اسے اختیار دیا جائے - وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ برطانیہ سے ترکی نے جو معاہدہ کر رکھا ہے - اسے توڑ دے - وہ نہ صرف مشرقی یورپ بلکہ بالٹک اور سکینڈ نیویا میں بھی اقتدار کا خواہاں ہے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر - روس کی حکومت نے آج پھر برطانیہ کو یقین دلایا ہے کہ وہ جنگ میں غیر جانبدار رہے گا - نیز یہ کہ وہ اس کے ساتھ تجارتی معاہدہ کے لئے گفت وشنید جاری رکھنا چاہتی ہے

ریگا ۲۹ ستمبر - روس اور ایسٹونیا کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس کے رو سے روس اس کی دو مشہور بندرگاہوں یعنی ڈرگو اور روسل پر اپنے ہوائی اور بحری اڈے قائم کر سکے گا - گویا اسے بالٹک میں جانے کے لئے دو اہم رستے مل گئے ہیں - ماسکو سے اعلان کیا گیا ہے کہ دونوں ملکوں میں باہمی تعاون کا معاہدہ طے پا گیا ہے - معاہدہ کی میعاد دس سال ہوگی اس معاہدہ کی ایک دفعہ یہ ہے کہ اس سے طرفین کے حقوق خصوصاً ان کے اقتصادی سسٹم پر کوئی [illegible]

ہندوستان کی خبریں

لنڈن ۳۰ ستمبر - بعض برطانوی اخبارات نے لکھا ہے - کہ برطانیہ کانگرس کے مطالبات کو نامنظور نہیں کر سکتا اور نہ اسے زبانی وعدوں پر ٹال سکتا ہے اگر اس وقت ہم نے ہندوستان کو آزادی دیدی - تو ہم تمام جمہوریتوں کے لیڈر بن جائیں گے اس لئے برطانیہ کے مقاصد جنگ میں یہ بات شامل ہونی چاہیئے - کہ ہندوستان کو آزاد ممالک کے برابر کا درجہ دیا جائے گا - ذمہ دار لیڈروں کو فوراً وائسرائے کی کونسل میں لے لیا جائے اور وائسرائے ان کے مشورہ سے کام کریں - پنڈت نہرو کو صحیح معنوں میں وزیر اعظم بنا دیا جائے۔

واردھا ۳۰ ستمبر - معتبر خبر ہے کہ پنڈت جواہرلال صاحب نہرو اور بابو راجندر پرشاد ۲ اکتوبر کو پونے گیارہ بجے صبح اکٹھے وائسرائے ہند سے ملینگے گاندھی جی اور سردار پٹیل بھی ان کے ساتھ دہلی جا رہے ہیں - تا اگر کسی مشورہ کی ضرورت پیش آئے - تو کیا جا سکے۔

شملہ ۲۹ ستمبر - ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ حکومت ہند اشیاء کے نرخوں پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک سکیم مرتب کر چکی ہے - اور اس کا ارادہ ہے کہ صوبجاتی گورنمنٹوں کے نمائندوں کی ایک کانفرنس علی الجلد بلائے - تا سارے ملک میں نرخ معین کئے جا سکیں

متفرق خبریں

ماسکو ۳۰ ستمبر - آج جمہوریہ ایسٹونیا کے صدر نے ایک براڈکاسٹ تقریر میں کہا - کہ ہم نے سوویٹ گورنمنٹ کے مطالبات پر دو شہر اس کے حوالے کر دیئے ہیں ہمیں مجبور ہو کر روس کے اس فیصلہ کو ماننا پڑا - کیونکہ اگر اسے منظور نہ کیا جاتا - تو ایک زبردست طاقت سے مقابلہ کرنا پڑتا - اور اب ایسٹونیا کی اینٹ سے اینٹ بج جاتی - ہم نے اپنی زندگی کی خاطر طاقت کے سامنے اصول کو ترک کر دیا - ہمیں

اس امر کا احساس ہے کہ اس وقت کمزور طاقتوں کی ہمدردی ہمارے ساتھ ہے

واشنگٹن ۳۰ ستمبر - صدر جمہوریہ امریکہ نے آج پھر اعلان کیا ہے کہ امریکہ جنگ میں شامل نہیں ہوگا - اور جنگ کی صورت میں اپنا صنعتی پروگرام بھی ظاہر نہیں کرے گا۔

لنڈن ۳۰ ستمبر - سوئٹزرلینڈ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس کی طرف سے ملک کے اندرونی حصوں میں قلعہ بندیاں تعمیر کی جا رہی ہیں - یہ کام ۱۹۳۶ء سے شروع ہے - اور قلعوں کی ایک ڈبل لائن بنائی جا رہی ہے جو نہایت مضبوط ہے - اور بعض حالتوں میں میگنٹ لائن کے سلسلہ کو پورا کرتی ہے۔

بخارسٹ ۳۰ ستمبر - رومانیہ کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ اس کی حکومت غیر جانبداری کے اصول پر سختی سے عمل پیرا رہے گی۔

لنڈن ۳۰ ستمبر - افغانستان کے سابق شاہ امان اللہ خان کی نقل وحرکت کے متعلق ہندوستان میں عجیب وغریب فسانے بیان کئے جا رہے ہیں - رپوٹر نے بعد تحقیق اعلان کیا ہے کہ وہ روم میں مقیم ہیں۔

امرتسر ۳۰ ستمبر - آج بعض احراریوں نے جیل میں چوہدری افضل حق صاحب سے ملاقات کی - اور احراریوں کی گرفتاریوں سے پیدا شدہ صورت حالات پر ان سے مشورہ چاہا - مگر انہوں نے مشورہ دینے سے معذوری کا اظہار کیا - چوہدری صاحب سی کلاس میں رکھے گئے ہیں۔

لاہور ۳۰ ستمبر - ۱۶ اگست کو موریدار زکے باہر ہاؤس ٹیکس کے خلاف احتجاجی جلسہ میں احراریوں نے ڈاکٹر گوپی چند بھارگو اور بعض دوسرے کانگرسی لیڈروں پر جو حملہ کیا تھا - اس کے سلسلہ میں آج ایک احراری ملزم کی شناخت پریڈ ہوئی چند سوشلسٹوں نے اسے گرفتار کر لیا - پانچ احراری پہلے گرفتار ہو چکے ہیں۔

امرتسر ۲۹ ستمبر - مجلس احرار کا پہلا ڈکٹیٹر قاضی احسان احمد آج گرفتار کر لیا گیا - اس نے اپنے بعد مولوی ابراہیم کانپوری کو ڈکٹیٹر مقرر کیا ہے

لنڈن ۲۹ ستمبر - وزارت اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ یوگنڈا کے ایک مسلمان مسٹر قاسم جمال کمالی نے ۱۷ لاریاں اور ۷ موٹر کاریں بطور امداد جنگ حکومت برطانیہ کو پیش کی ہیں۔

لکھنو ۲۹ ستمبر - آج دو مقامات پر پولیس پر خاکساروں نے بیلچوں سے حملہ کر دیا - دو سب انسپکٹر کئی سپاہی اور چند خاکسار اس ہنگامہ میں زخمی ہو گئے پولیس نے ان سے مطالبہ کیا تھا - کہ بیلچے رکھ دیں - مگر انہوں نے انکار کر دیا - اس پر گرفتار کر لئے گئے - مگر انہوں نے لاری پر بیٹھنے سے انکار کر دیا - اور پولیس پر حملہ کر دیا۔

راولپنڈی ۳۰ ستمبر - سید عطاء اللہ بخاری پر جو مقدمہ چل رہا ہے اس میں درخواست ضمانت کو سیشن جج نے نامنظور کر دیا ہے۔

الہ آباد ۳۰ ستمبر - مارشل چیانگ کائی شیک نے پنڈت جواہرلال نہرو کے نام پیغام بھیجا ہے کہ آپ کے ہمدردانہ پیغامات کے لئے شکریہ - چین میں آپ کے دورہ کی یاد ہمارے دلوں میں تازہ رہے گی - میڈم چیانگ کائی شیک بھی ان جذبات کے اظہار میں میرے ساتھ شامل ہیں۔

کلکتہ ۳۰ ستمبر - معلوم ہوا ہے - کہ میئر کلکتہ کارپوریشن اعلیٰ حکام کے پاس شہر کے ہوائی استحکام کی کمیٹی کے پریذیڈنٹ کے رویہ کے خلاف پروٹسٹ کرنے گئے تھے کارپوریشن نے فیصلہ کیا تھا - کہ چونکہ انتظامات مکمل نہیں ہو سکے - اس لئے کارپوریشن ۲۹ ستمبر کے بلیک آؤٹ کے تجربہ میں شرکت نہ کرے اس پر پریذیڈنٹ مذکور نے ایک بیان شائع کرایا - جس میں کارپوریشن کے کونسلروں پر نکتہ چینی کی گئی تھی - میئر پریذیڈنٹ نے کمیٹی کے بیان پر برا منایا - اور ایک بیان کے ذریعہ کارپوریشن کی پوزیشن کی وضاحت کی جس کے جواب میں پریذیڈنٹ نے پھر بیان شائع کیا - اس کے ریمارکس کے خلاف میئر اعلیٰ [illegible]

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں سیرت النبیؐ کا شاندار جلسہ اور جلوس

قادیان یکم اکتوبر۔ آج لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام حسب معمول یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منایا گیا۔ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جنرل پریذیڈنٹ لوکل انجمن نے ایک دن قبل جلوس اور جلسہ کا پروگرام شائع کر دیا تھا جس کے مطابق آج صبح تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں اجتماع ہؤا۔ اور وہاں سے آٹھ بجے مختلف گروپوں کی شکل میں جلوس روانہ ہؤا۔ ہر گروپ کے آگے جھنڈا تھا جن پر جلی الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان مقدس کے متعلق مدحیہ اشعار و کلمات لکھے ہوئے تھے۔ جلوس درود اور نعتیہ نظمیں پڑھتا اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد کے نعرے بلند کرتا ہؤا پونے دس بجے مسجد اقصیٰ میں پہونچا۔ جہاں زیر صدارت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور امن عالم کے موضوع پر تقریریں کی گئیں۔ تلاوت اور نظم کے بعد جامعہ احمدیہ۔ مدرسہ احمدیہ۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے تین تین طلباء نے پانچ پانچ منٹ تقریریں کیں ان کے بعد پنڈت گوردپرشاد صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق مدحیہ اشعار پڑھنے کے بعد "حضرت محمد صاحب واقعی رسول خدا تھے" کے موضوع پر مضمون پڑھا پھر شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے دس منٹ تقریر کی۔ ان کے بعد سیٹھ آگیا رام صاحب نے مضمون پڑھا پھر قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقریر کی۔

ان تقریروں کے درمیان رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعتیہ کلام بھی پڑھا جاتا رہا۔ بعض اور نظمیں بھی سنائی گئیں۔

آخر میں صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے بحیثیت صدر منتظمین جلسہ اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور مختصر سی تقریر بھی فرمائی۔ جس میں بتایا۔ کہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا جو ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج سے بارہ تیرہ سال پیشتر فرمایا اس کی کیا غرض و غائت ہے۔

صاحب صدر کی تقریر کے بعد حافظ شفیق احمد صاحب نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی ایک نعتیہ نظم پڑھی جسے تمام مجمع نے بھی دہرایا اور جلسہ دعا پر ½۱۲ بجے ختم ہؤا۔

مستورات کا جلسہ سیرت النبی زیر انتظام لجنہ اماء اللہ سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکان پر زیر صدارت عزیزہ رضیہ بیگم صاحبہ منعقد ہؤا۔ جس میں مستورات کی چند تقریروں اور نظموں کے بعد مردوں کے جلسہ کی تقریریں بذریعہ لاؤڈ سپیکر سننے کا انتظام کیا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور عاجزانہ التجا

از جناب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب گوہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن کی جان اے مہ کامل
تیری کرنوں میں حسن نور افشاں
تیرے جلوہ میں جذب مقناطیس
ہٹ نہیں سکتی تیرے چہرہ سے
تیرے دم سے فضائیں نورانی
ظلمتیں تو نے سب مٹا ڈالیں
تو نے پائی کہاں سے یہ صورت
جیسے آنکھوں میں کھب گیا ہے تو
میرے سینہ کو نور سے دھو دے
تیری صحبت سے فیضیاب ہو یہ
تو نہیں ہے تو مردہ ہیں ارماں
تیرا مأخذ تو ہے سراج منیر
تن تنہا کی مرا منور ہو
تجھ میں انوار ہیں نبوت کے

تیرا جلوہ ہے عشق کا حاصل
روشنی میں تری سکون دل
تیرا چہرہ ہے نور کی منزل
جو نظر تجھ سے ہو گئی واصل
تجھ سے ہے روشن زمین کی محفل
تجھ پہ قربان اے مہ کامل
تو نے کس سے یہ ضیا حاصل
ایسے ہی میرے دل میں ہو داخل
بیٹھ اس میں اسے بنا محمل
ہو ترا جلوہ گاہ میرا دل
آ کہ سونی پڑی ہے یہ محفل
مجھ کو بھی تو بنا دے اس قابل
نور عرفاں سے پر ہو میرا دل
تو خلیفہ ہے اور خدا کا ظل

قلب گوہر میں بھر دے اپنا نور
کیا ترے واسطے ہے یہ مشکل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج کے رجسٹر میں
پانچ سال کا چندہ تحریک جدید سو فیصدی پورا کرنیوالوں کا نام جا لکھا جائیگا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسن و احسان میں نظیر "اولو العزم" اور "موعود خلیفہ" یہ فیصلہ فرما چکے ہیں۔ کہ تحریک جدید کی شاندار قربانیوں میں حصہ لینے والے وہ لوگ ہیں۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "پانچہزاری والی پیشگوئی" کے پورا کرنے والے ہیں۔ مگر اس میں اصول یہ مقرر ہے۔ کہ شمولیت اختیار کرنے والے احباب نے پورے دس سال بغیر کسی سال میں ناغہ کے حصہ لیا ہو۔ اگر کسی نے ایک سال بھی حصہ نہیں لیا تو اس کا نام اس پیشگوئی کے پورا کرنے والوں کے رجسٹر میں نہیں آسکتا۔ مگر ساتھ ہی اس کے حضور نے یہ بھی اجازت عطا فرما دی۔ کہ جو لوگ سال پنجم میں شامل ہو چکے ہیں۔ اگر ان کی گزشتہ کسی سال میں شمولیت نہیں۔ تو ان کو اجازت ہے کہ وہ جس سال میں انہوں نے حصہ نہیں لیا۔ اس میں اب حصہ لے کر شامل ہو جائیں تا ان کے پانچ سال پورے ہو جائیں۔ اور وہ آئندہ پانچ سال شامل ہوتے چلے جائیں۔ چونکہ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کی پانچ سالہ فہرست بن رہی ہے۔ اور ان تمام دوستوں کے نام اس رجسٹر میں لکھے جا رہے ہیں۔ جنکا پانچ سالہ چندہ سو فی صدی پورا ہو چکا ہے۔ لہذا جن احباب کی گزشتہ سالوں میں کمی ہے اس کا ازالہ کریں۔ فہرست سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض کا سال چہارم خالی ہے۔ بعض کا سال سوم بعض کا سال دوم اور بعض کا سال اول۔ اس لئے ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ

(۱) جن کا گزشتہ سالوں میں سے کوئی نہ کوئی سال خالی ہے۔ وہ اب اس میں رقم ادا کر دیں تا ان کے پانچوں سال پورے ہو جائیں۔ اور ان کا نام فہرست پانچہزاری میں آجائے ۲۲

۲۲- (۲) کئی دوست ایسے ہیں جنہوں نے گزشتہ کسی سال میں وعدہ تو کیا۔ مگر رقم وعدہ ادا نہیں کی۔ انہیں بھی اپنے وعدے کو ادا کر دینا چاہیئے۔ تا ایک سال کی کمی ان کو فہرست سے خارج نہ کرے۔

(۳) وہ جو وعدہ کر کے معافی لے چکے ہیں وہ سمجھ لیں۔ کہ معافی سے مطلب صرف یہ تھا کہ وہ گناہ سے بچ گئے۔ مگر معافی لینے والے ثواب میں شامل نہیں۔ پس معافی لینے والے اگر اب توفیق پائیں تو گزشتہ چندہ ادا کر کے ثواب حاصل کر لیں۔ تا ان کے پانچوں سال پورے ہو جائیں۔ اور ان کے نام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچہزاری فوج میں لکھے جائیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ر شعبان ۱۳۵۸ھ

آسمان سے آگ کی بارش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ ایک ایسے نازک دور میں سے گزر رہا ہے۔ جس کی مثال ازمنۂ ماضیہ میں بہت کم دکھائی دیتی ہے۔ امن اور چین مفقود ہے۔ فتنہ و فساد۔ لڑائی اور جنگ ہر طرف برپا ہے۔ اس کی خواہ اور بھی کئی وجوہ ہوں۔ مگر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اس تباغض و تنافر کی ایک بہت بڑی وجہ دہریت اور خدائے واحد کو فراموش کر دینا ہے۔ اگر لوگ سمجھیں۔ کہ اُن پر ایک ایسی ہستی ہے جو اُن کے تمام اعمال کی نگران ہے۔ اور جس کے حضور انہیں اپنے ہر فعل کے لئے جواب دِہ ہونا پڑے گا۔ تو وُہ ہرگز اس طرح ظلم و ستم اور جور و تعدی کے مرتکب نہ ہوں۔ لیکن جو لوگ کسی کو اپنا نگران نہیں سمجھتے۔ ان میں استکبار، استغلاء اور خود سری و خود پسندی کے انتہائی جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو انہیں بربریت اور بہیمیت کی سطح پر کھڑا کر کے شرمناک افعال کا مرتکب بنا دیتے ہیں۔ غرض وجہ خواہ کوئی ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ دُنیا کا امن برباد ہو رہا ہے۔ ہر طرف خوف و ہراس پھیل رہا ہے۔ اور انسان حیران ہے کہ یہ کیا ہو رہا ہے :-

---

جب آرام و آسائش کی زندگی میں انسان خدا تعالےٰ کو بھول جاتا ہے۔ تو خوفناک ایام اسے کرہاً خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ کر دیتے ہیں۔ اور وُہ لوگ جو اپنی زندگی کا منتہا عیش و طرب میں آٹھوں پہر مدہوش رہنا سمجھتے ہیں۔ ان پر بھی دُنیا کی بے ثباتی کا نقشہ اس طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ مادیات کی محبت ان پر سرد ہو جاتی ہے۔ اور وہ مذہب کی طرف توجہ کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے۔ کہ ان ایام میں جب کوئی خطرناک وبا چاروں طرف پھیلی ہوئی ہو۔ مساجد و منادر آباد دکھائی دیتے ہیں۔ گرجوں میں دُعائیں کی جاتی ہیں۔ یوم دُعا مقرر کئے جاتے ہیں۔ اور وُہ لوگ جنہوں نے کبھی بھول کر بھی خدا کو کبھی یاد نہیں کیا ہوتا۔ بلک بلک کر دعائیں کرتے ہیں۔ یہی وُہ وقت ہوتا ہے۔ جب فطرتِ انسانی اپنے اصل چہرہ کے ساتھ رونما ہوتی ہے۔ اور گردوپیش کے غبار کو حوادث کی تیز و تند ہوائیں اڑا کر لے جاتی ہیں۔ اور انسان پر یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے۔ کہ اس دُنیا کو پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے؟ اور یہ کہ اس کی زندگی اسی کے فضل کے ساتھ قائم ہے۔ چونکہ حوادث و آفات انسان کے عبرتناک انجام کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ اس لئے فطرتاً انسان بلاؤں اور آفات کے نزول کے وقت بےکس ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے آستانہ پر اپنے آپ کو گرا دیتا ہے۔ دہریہ منش لوگوں کی زبان بھی اللہ اللہ کہنے لگ جاتی ہے۔ اور جو پہلے ہی اللہ اللہ کہنے والے ہوں اُن کا سوز اور درد پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے :-

---

آجکل یورپ ایک ہیبت ناک جنگ میں مبتلا ہے۔ جنگ کے شعلے جرمنی سے اٹھے۔ جنہوں نے پولینڈ کو راکھ کر دیا۔ اور نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ شعلے کہاں تک بلند ہوں۔ اور کس کس مقام کو اپنی لپیٹ میں لے لیں۔ آسمان سے بمبار طیارے آگ برسا رہے ہیں۔ اور چشم زدن میں بڑی بڑی آبادیاں جل کر تودہ راکھ بن جاتی ہیں۔ انسانیت اور شرافت کی تمام حدود بالائے طاق رکھدی جاتی ہیں۔ اور نہ صرف مسلح فوج پر بلکہ پُر امن شہریوں اور نہتے مردوں اور عورتوں پر بھی وحشیانہ بمباری کیجاتی ہے۔ یہ نظارہ یقیناً ہیبتناک۔ بلکہ انسانیت کے لئے شرمناک ہے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس میں وُہی حکمت کام کر رہی ہے۔ جو بالعموم مصائب و آلام کے نزول میں پوشیدہ ہوتی ہے۔ لوگ اپنے خالق و مالک کو بھول چکے۔ اور دُنیا سے اسقدر دل لگا بیٹھے ہیں کہ ان کے نزدیک یہی دُنیا انسان کا اصل مقام ہے۔ وُہ یہ بات فراموش کر چکے ہیں کہ انہیں خدا نے کیوں پیدا کیا۔ ان پر کون کونسی ذمہ داریاں اس نے عائد کیں۔ اور یہ کہ انسانی زندگی اور بہائم کی زندگی میں کیا فرق ہے ایسے حالات میں جنگ ایک تازیانہ کی صورت میں دُنیا کی پیٹھ پر پڑی اور ابھی تو اس کا ابتدا ہے نہ معلوم اس کا انتہا کیا ہو۔ بہرحال جس کا ابتدا ایسا خوفناک ہے۔ اس کے انتہا کا اندازہ بآسانی لگایا جا سکتا ہے :-

---

غیب کا علم سوائے خدا کے اور کسی کو نہیں ہم آنے والے حادثات سے بالکل لاعلم ہیں۔ البتہ ہمیں یہ فخر حاصل ہے۔ کہ ہم نے خدا کے ایک نبی کا دامن پکڑا۔ اور اسکی پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھا جس طرح سُورج نصف النہار پر آجائے تو کسیکو اسکے وجود میں شک نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح ہم نے خدا تعالےٰ کے تازہ بتازہ معجزات دیکھے۔ ہم نے دیکھا کہ خدا کے فرستادہ نے سینکڑوں پیشگوئیاں کیں۔ ایسے حالات میں کیں جب بظاہر ان کے پورا ہونے کا کوئی سامان نہ تھا۔ مگر زمین و آسمان کی تمام قوتیں رفتہ رفتہ اسی بات کو سچا کرنے میں منہمک ہو گئیں۔ جو اس کے پیارے کے مونہہ سے نکلی تھیں۔ یہی خوشہ چینی ہمیں موجودہ دَور کے حوادث سے بھی کسی قدر باخبر رکھتی ہے۔ کیونکہ ہم نے اس مقدس انسان کو یہ کہتے سُنا۔ ؎

تم نہیں لوہے کے کیوں ڈرتے نہیں اس وقت سے
جس سے پڑ جائیگی اک دم میں پہاڑوں میں غبار
ایک دم میں غمکدہ ہو جائیں گے عشرت کدہ
شادیاں جو کرتے تھے بیٹھینگے ہو کر سوگوار
وُہ جو تھے اونچے محل اور وُہ جو تھے قصرِ بریں
پست ہو جائیں گے جیسے پست ہو اک جائے غار
ایک ہی گردش سے گھر ہو جائیں گے مٹی کا ڈھیر
جس قدر جانیں تلف ہونگی نہیں اُن کا شمار
اب تو نرمی کے گئے دن اب خدا اِک خشمگیں
کام وُہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

اُف کیسے لرزا دینے والے الفاظ ہیں۔ قلب تھرا اُٹھتا ہے۔ دماغ میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل بنی نوع انسان کی اس ہلاکت سے سخت غمگین ہو جاتا ہے مگر آسمانی قضا ٹل نہیں سکتی۔ تقدیر کا نوشتہ بدل نہیں سکتا۔ عرش پر کاتب تقدیر نے ان باتوں کو لکھا اور پھر اس کی سیاہی خشک ہو گئی۔ کسی انسان کی یہ طاقت نہیں۔ کہ وُہ ان کو مٹا سکے۔ ہاں اگر وُہ چاہے۔ تو اس آگ سے بچ سکتا ہے کیونکہ ہمارا نبی صرف نذیر ہی نہیں۔ بلکہ بشیر بھی ہے۔ اسی لئے ایک طرف اگر اس نے انذار کیا۔ تو دُوسری طرف بشارت دیتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ ؎

آگ ہے پر آگ سے وُہ سب بچائے جائینگے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار
گر کرو توبہ۔ تو اب بھی خیر ہے کچھ غم نہیں
تم تو خود بنتے ہو قہرِ ذوالمنن کے خواستگار
وُہ خدا حلم و تفضّل میں نہیں رکھتا نظیر
کیوں پھرے جاتے ہو اس کے حکم سے دیوانہ وار

اموات کی کثرت جو اس جنگ کا ایک لازمی نتیجہ ہے۔ بے شک نسل انسانی کا ایک ایسا ضیاع ہے جس پر کوئی ہوشمند انسان آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ لیکن جب دیکھا جائے۔ کہ خدا نے اپنے مسیح کو یہ خبر بھی پہلے سے بتا دی تھی۔ تو ایمان میں ایک خوشگوار زیادتی ہوتی ہے۔ دیکھئے ہمارے آقا و مطاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیسے کھلے الفاظ میں لکھا۔ کہ:-

"میں قسم حضرت احدیت جلشانہٗ کی کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اکثر لوگ معصیت اور دُنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ پر بھی ایمان نہیں رہا۔ اور وُہ جو اس کی طرف سے اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے۔ اس سے ٹھٹھا کیا جاتا ہے۔ اور یہ ٹھٹھا اور لعن طعن حد سے گزر گیا ہے۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ میں ان سے جنگ کروں گا۔ اور میرے وُہ حملے ان پر ہونگے جو ان کے خیال و گمان میں نہیں"

(تذکرہ صفحہ ۴۸۹)

اسی طرح آپ نے تحریر فرمایا:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"دیکھو آج میں نے بتلا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہو گا۔ اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا۔ وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا۔ کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جائیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کاذب نہ ٹھہرتا۔ تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی"

(تذکرہ صفحہ ۴۹۱)

پھر ایک دفعہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا۔ کہ دردناک موتوں سے ایک شور قیامت برپا ہے۔ اس وقت آپ کی زبان پر یہ الہام الٰہی جاری ہوا "موتا موتی لگ رہی ہے"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۸۶)

اسی طرح یہ الہامات کہ "زمین تہ و بالا کر دی" (تذکرہ صفحہ ۵۰۶) اور عفت الدیار کذکری۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۵) یعنی جس طرح دنیا سے میرا ذکر مٹ گیا ہے۔ اسی طرح میں لوگوں کے گھروں کو مٹا ڈالوں گا اس ہولناک تباہی کی خبر دے رہے ہیں جس کا آغاز یورپ کی سرزمین میں ہو چکا ہے۔ اور جس کے شعلے نہ معلوم دنیا کو کب تک جلاتے رہیں گے ؏

مصیبت کی گھڑیوں میں ہر انسان اس بات کا خواہشمند ہوتا ہے کہ اسے کوئی جائے پناہ ملے۔ کوئی ایسا طریق معلوم ہو جس سے وہ نجات حاصل کر سکے۔ اس طبعی خواہش کا احترام ہمارے امام و مقتدا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کیا۔ اور آپ نے اگر ایک طرف تباہی کی پیشگوئیاں کیں تو دوسری طرف اس آگ کا علاج بھی آنکھ کے پانی کو قرار دے دیا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے

پس اس آگ کا جواب دنیا میں لگ چکی ہے صرف یہی علاج ہے کہ اللہ تعالےٰ کے حضور پُر درد دعائیں کی جائیں۔ تا وہ اس نشان کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں ظاہر ہو رہا ہے احمدیت کی ترقی کا موجب بنائے اور وہ نئی زمین اور نیا آسمان تعمیر ہو جس کی اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپ کو پہلے سے خبر دی جا چکی ہے ؏

ریڈیو کی اردو خبروں میں ناقابلِ فہم الفاظ

زیادہ سے زیادہ جنگ کی خبریں پبلک تک پہونچانے کے لئے ریڈیو سٹیشن جہاں اپنے روزانہ پروگرام وسیع کر رہے ہیں۔ وہاں اردو میں جو خبریں سنائی جاتی ہیں۔ ان میں غیر ضروری طور پر ہندی اور سنسکرت الفاظ کی بھرمار کر کے عام لوگوں کے لئے ان خبروں کو ناقابلِ فہم بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ معلوم نہیں اردو دان پبلک کو آسان اور عام فہم الفاظ کی بجائے غیر مانوس الفاظ کی الجھن میں کیوں ڈالا جاتا ہے۔ اگر اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ دہلی سٹیشن میں کوئی ایسا شخص نہیں۔ جو اردو زبان پر پورا عبور رکھتا ہو۔ تو اس نقص کو جلد سے جلد دور کرنا چاہیئے۔ اور عام فہم اردو زبان میں خبریں شائع کرنی چاہئیں تاکہ ان کے متعلق پبلک کی دلچسپی قائم رہے۔ حکومت کو اس نہائت ضروری اور اہم امر کی طرف فوری توجہ مبذول کرنی چاہیئے ؏

قابلِ توجہ نوجوانانِ جماعت احمدیہ

میں نے دو تین ماہ ہوئے ایک مضمون میں سرکاری ملازمت کے متعلق چند ایک باتیں تحریر کی تھیں۔ اب کچھ تجارت کی بابت عرض کرنا چاہتا ہوں۔

اکثر دوست یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہمارے پاس نقد روپیہ ہے کوئی دوکان کر لیں گے یا کوئی کاروبار کر لیں گے مگر تجارت پیشہ احباب اس بات کو خوب جانتے ہیں۔ کہ محض روپیہ سے کام نہیں چلتا۔ بلکہ اس کام کے متعلق تجربہ ضروری ہے۔ بیچنے کی بجائے پہلے خریدنا سیکھنا چاہیئے۔ جس شخص نے اپنی ناتجربہ کاری سے پہلے ہی مہنگا خریدا ہو۔ اسے فروخت کر کے نفع کیا حاصل ہو سکتا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ جو دوست کوئی کاروبار کرنا چاہیں وہ پہلے اسی قسم کی دوکان یا کارخانہ میں ملازمت کریں۔ اور چند سال میں اسکے تمام نشیب و فراز سے واقفیت حاصل کر لیں۔ مال کہاں سے سستا ملتا ہے خریدار کس کس مقام پر ہیں۔ اور خریدار کو کس طرح اپنے حسن سلوک خوش معاملگی اور شیریں گفتار وغیرہ سے اپنی طرف مائل کیا جا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ

کاروبار میں آجکل سخت مقابلہ ہے دنیا ایک شہر کی طرح ہے سب جگہ مال تقریباً ایک ہی نرخ پر فروخت ہوتا ہے۔ لہذا وہی تاجر نفع حاصل کر سکتا ہے جو مال سستا خرید کر سستا فروخت کر سکے مثلاً ایک شخص نے مال مہنگا خرید لے وہ مقابلہ میں گر جائیگا۔ ایک شخص نے مال سستا خرید لیا۔ لیکن دوکان کا یا ملازمین کا خرچ بہت زیادہ ہے تو کچھ نفع حاصل نہیں کر سکے گا۔

احمدی دوکاندار یا تاجر کے لئے ایک بات اور بھی ضروری ہے اور وہ یہ کہ تحریک جدید پر سختی سے عامل ہو یعنی کفائت شعار ہو کچھ نہ کچھ پس انداز کرتا رہے۔ اس طرح راس المال بڑھتا رہے گا۔ میرے والد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ دادا صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ (دونوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔) جب کپڑے کی دوکان لدھیانہ میں کرتے تھے تو ان کے پڑوس میں ایک لالہ صاحب کی دوکان تھی۔ ایک دن صبح ہی صبح ان کا ایک بچہ دوکان پر آگیا۔ تربوز کا موسم تھا کہنے لگا لالہ جی آج تربوز کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اس پر وہ ناراض ہو کر کہنے لگا بے وقوف ابھی تک ایک پیسہ تو آیا نہیں تربوز کیسے لے لیں۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر بچے نے ضد کی۔ بار بار یہی جواب دیتے رہے آخر نصف دن گزر جانے کے بعد جب کچھ مال فروخت ہوا تو دو پیسہ کا ایک تربوز خریدا۔ ان دنوں کھانے پینے کی چیزیں بہت سستی مل جاتی تھیں۔ اس میں سے جو پکا ہوا حصہ تھا وہ تو کھا لیا اور جو نیچے کچا تھا وہ گھر میں پکانے کے لئے بھیج دیا۔ بیج جو اس میں سے نکلے وہ دھوپ میں سکھا کر اس کے مغز نکال کر فروخت کرنے کے لئے رکھ لئے باوجود اس کے شام تک یہی کہتے رہے بے وقوف کل کو دوکان پر مت آنا۔ آج تم نے دو پیسہ کا نقصان کر دیا۔ مسلمان تو اس قصہ کو سنکر مذاق میں اڑا دینگے لیکن اس سے بہت کچھ سیکھا جا سکتا ہے ؏

غرض تجارتی کاروبار شروع کرنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ اس کے متعلق تجربہ حاصل کیا جائے۔ اور کفائت شعاری سیکھی جائے۔ ورنہ نقصان کا سخت خطرہ ہوتا ہے۔ اور بہت کم اصحاب ایسے ہوتے ہیں جو نفع کمانا تو الگ رہا اپنا راس المال ہی محفوظ رکھ سکیں ؏

خاکسار غلام حسنین سیکرٹری جماعت احمدیہ دھلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں منافقین کے متعلق غیر مبایعین کی افترا پردازی

غیر مبایعین کی عادت ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اوچھے ہتھیاروں سے کام لیتے ہیں۔ ان میں سے ایک شخص ایک غلط بیانی کرتا ہے۔ باقی اندھا دھند اس کی تقلید شروع کر دیتے ہیں۔ احباب کو یاد ہوگا کہ ایک دفعہ ۱۹۳۷ء میں کسی خاص مصلحت سے "پیغام صلح" نے لکھا تھا۔ کہ:-

"۸ اگست کے "الفضل" میں خلیفہ قادیان۔ اور ان کے حواریوں کی اشتعال انگیز تقریروں کا ذکر ہے جس میں جماعت احمدیہ لاہور کے بزرگوں کے لئے کعب بن اشرف کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں" (۳۰ اگست ۱۹۳۷ء)

میں نے اس کے متعلق مطالبہ کیا۔ کہ یہ دعوٰے بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ الفضل کے پرچہ میں ہرگز ہرگز غیر مبایعین کے بزرگوں کو کعب بن اشرف نہیں کہا گیا۔ ۸ اگست کا مطبوعہ پرچہ موجود ہے۔ کوئی غیر مبایع اس دعوٰے کو ثابت کرے۔ اس چیلنج کے باوجود غیر مبایعین میں سے آج تک کسی خورد و کلاں نے اس کذب بیانی کا ثبوت پیش نہیں کیا۔ اور نہ کبھی پیش کر سکتے ہیں۔

اسی قسم کا ایک اور افترا ہے۔ کہ جس کی تشہیر میں غیر مبایعین کے امیر اور ان کے باقی ساتھیوں نے بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ اور ابھی تک باوجود تردید کے اس کی اشاعت سے باز نہیں آتے۔ پس آج میں ان سے اس بارہ میں پھر پُر زور مطالبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اس افترا کا ثبوت پیش کریں۔ ورنہ اللہ تعالےٰ کے عذاب سے ڈر کر اس قسم کی افترا پردازی سے اجتناب کریں۔ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے لکھا ہے:-

"خود میاں صاحب خطبہ پر خطبہ دے رہے ہیں۔ کہ قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں"

(پیغام صلح ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ گویا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے متعدد خطبات میں یہ کہہ چکے ہیں۔ کہ "قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں"۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کا یہ بیان سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ میں مولوی صاحب اور ان کے جملہ ساتھیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ متعدد چھوڑ کسی ایک خطبہ سے ہی یہ الفاظ پیش کریں۔ کہ "قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں"۔ اگر وہ سب مل کر بھی ایسا نہ کر سکیں۔ تو کیا کسی منصف کے لئے اس امر میں شبہ کی گنجائش ہے۔ کہ غیر مبایعین کے امیر اور ان کے ساتھی جماعت احمدیہ کے حق میں انتہائی غلط بیانی کرنے میں ذرا حجاب محسوس نہیں کرتے؟

مولوی محمد علی صاحب کے مندرجہ بالا بیان کے جھوٹ اور افترا ہونے کا ثبوت تو اسی سے مل گیا۔ کہ خود غیر مبایعین کو بھی مسلّم ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس کے قریباً دو ماہ بعد شائع کر دیا۔ کہ:-

"خلیفہ قادیان نے فرمایا۔ کہ قادیان میں پانچ سو منافقین ہیں۔ اور خدا نے ان پانچ سو منافقین کی شکلیں بھی خلیفہ صاحب کو خواب میں دکھلا دیں"۔ (پیغام صلح ۲۱ ستمبر ۱۹۳۷ء)

یقیناً یہ تحریر مولوی محمد علی صاحب کے بیان کی کھلی کھلی تردید ہے۔ اگر فی الواقعہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ فرمایا ہوتا۔ کہ "قادیان میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ منافق بن چکے ہیں"۔ تو غیر مبایعین اپنے امیر کے بیان کی تغلیط کرتے ہوئے یہ نہ لکھتے۔ کہ "خلیفہ قادیان نے فرمایا۔ کہ قادیان میں پانچسو منافقین ہیں"۔ غیر مبایعین کا آج تک عمل بھی یہی ہے۔ کہ وہ "ہزاروں" کے لفظ کو چھوڑ کر پانچسو کی رٹ لگا رہے ہیں۔ جس سے واضح ہے کہ ان سب کے نزدیک ان کے امیر کا بیان سراسر غلط اور افترا محض تھا۔

اب غور طلب امر یہ ہے۔ کہ آیا "پانچسو منافقین" کے ہونے کا دعوٰے بھی اپنے اندر کچھ صداقت رکھتا ہے؟ مجھے افسوس ہے۔ کہ امیر غیر مبایعین کے افترا کو چھپانے کے لئے جو حیلہ تراشا گیا ہے۔ وہ بھی غلط اور افترا ہے۔ سچ ہے۔ کہ ایک جھوٹا انسان جھوٹ کو چھپانے کے لئے کذب بیانی کی آڑ لیتا ہے۔ یہی حال غیر مبایعین کا ہے۔ انہوں نے "ہزاروں منافقین" والا جھوٹ اختیار کیا۔ اور اس کی ترویج دن رات کا شغلہ بنا لیا۔ جس سے ان کی غرض یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مرکز کو بدنام کریں اور احباب سلسلہ کے دلوں میں وسوسہ اندازی کی کوشش کریں۔

اصل بات صرف اس قدر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک موقعہ پر خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ

"اس میں شک نہیں۔ کہ یہاں منافق ہیں۔ مجھے رؤیا میں ان کی شکلیں بھی دکھائی گئی ہیں"

(الفضل یکم اپریل ۱۹۳۰ء)

پھر ۱۹۳۷ء میں اسی رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے خطبہ جمعہ میں فرمایا۔

"بہر حال ایسے لوگ مجھ سے پوشیدہ نہیں ہوتے۔ اور بعض اوقات اللہ تعالےٰ رؤیا میں ان کی شکلیں بھی دکھا دیتا ہے ایک دفعہ میں اپنے بڑے گھر میں تھا جہاں میری بڑی بیوی رہتی ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی صحن میں رہا کرتے تھے۔ مجھے نیچے گلی میں کچھ کھڑکا معلوم ہوا۔ اور ایسا انقار ہوا۔ کہ گویا نیچے منافقین ہیں۔ میں نے نالی کے سوراخ میں سے دیکھا تو معلوم ہوا۔ کچھ لوگ دیواروں سے لگے کھڑے ہیں۔ اور اندر جھانک کر کچھ دیکھنا چاہتے ہیں۔ یا کان لگا کر سننا چاہتے ہیں۔ جب انہیں معلوم ہوا۔ کہ میں دیکھ رہا ہوں۔ تو وہ بھاگ گئے۔ وہ تعداد میں جہاں تک یاد ہے۔ نو تھے۔ بھاگتے ہوئے ان میں سے بعض کو میں نے پہچان بھی لیا۔ اور ایک کا علم تو اب تک ہے۔ مگر بعض کے متعلق اللہ تعالےٰ نے عفو سے کام لیا۔ اور میں ان کو دیکھ نہ سکا"۔

(الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۳۷ء ص۵)

اس صراحت کے بعد بھی اگر کوئی شخص یہ لکھتا ہے۔ کہ خلیفہ قادیان نے خطبوں میں کہا ہے۔ کہ قادیان میں "ہزاروں منافقین" ہیں۔ تو اس کے مفتری ہونے میں کیا شبہ ہے؟ ہاں اگر اس صراحت کے باوجود بھی کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ خلیفہ قادیان نے خطبوں میں کہا ہے۔ کہ قادیان میں "پانچ سو منافقین" ہیں۔ تو اس کے کذاب اور افترا پرداز ہونے میں بھی کیا شک ہے؟

حیرت ہے۔ کہ اواخر اپریل ۱۹۳۷ء میں تصریح کر دی جاتی ہے۔ کہ خواب میں نظر آنے والے منافقین کی تعداد نَو تھی۔ مگر اس کے تین ماہ بعد امیر غیر مبایعین جولائی ۱۹۳۷ء میں اسی نَو کی تعداد کو "ہزاروں" قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے بھی دو ماہ بعد ستمبر ۱۹۳۷ء میں جمہور غیر مبایعین اسی نَو کی تعداد کو "پانچ سو" بیان کرتے ہیں۔ کیا کوئی انصاف پسند غیر مبایعین کی اس "دیانتداری" پر ماتم کئے بغیر رہ سکتا ہے؟ افسوس! کہ یہ لوگ بایں ہمہ مذہبی جماعت ہونے کے دعویدار ہیں۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ نے ۱۹۳۸ء کے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:-

"یہاں میں ایک اور غلطی کا ازالہ بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ بعض لوگوں نے میری طرف یہ بات منسوب کی ہے۔ کہ میں نے کہا ہے۔ کہ قادیان میں پانسو منافق ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ میں نے کبھی ایسا نہیں کہا۔ جہاں تک میرا علم ہے۔ میری طرف یہ بات منسوب کرنا جھوٹ ہے۔ یا پھر ممکن ہے۔ کوئی غلط فہمی پیدا ہو گئی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض اوقات ایسا فقرہ بولا جاتا ہے کہ اگر پانسو منافقین بھی قادیان میں ہوں تو کیا ڈر ہے۔ اور ممکن ہے کسی کو کسی ایسے فقرہ سے غلط فہمی ہوگئی ہو۔ پس اگر یہ غلط فہمی نہیں تو مجھ پر افترار اور بہتان ہے۔ میرے علم میں ایسے لوگوں کی تعداد دو درجن سے زیادہ نہیں۔ بلکہ اس سے کم ہی ہوگی۔"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۸ء)

اس کھلی تردید کے باوجود غیر مبایعین کے آرگن کا ۱۴ ستمبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں پھر اسی پانچسو منافقین والے جھوٹ کو بیان کرنا اور دیگر غیر مبایعین کا اس کی اشاعت کرنا غیر مبایعین کی اخلاقی حالت کا آئینہ دار ہے۔ پانچ سو کی تعداد نہ واقع میں درست ہے۔ نہ خواب میں نظر آنے والے استنے تھے۔ ۱۹۳۰ء میں خواب میں نظر آنے والے نو منافق تھے۔ اور ۱۹۳۵ء میں بلحاظ واقع زیادہ سے زیادہ دو ڈیڑھ درجن منافق ہونگے۔ مدینہ منورہ کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے۔ وممن حولکم من الاعراب منافقون ومن اھل المدینۃ مردوا علی النفاق۔ خود مولوی محمد علی صاحب غیر مبایعین کے متعلق کہہ چکے ہیں کہ

"اب تک ہمارا معاملہ بڑا نرم رہا ہے۔ یہاں تک کہ جن لوگوں نے علی الاعلان دشمنی کی ہے۔ ہم نے انہیں بھی کچھ نہیں کہا۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو عملاً جماعت کا ساتھ نہیں دیتے۔ مگر اپنے آپ کو جماعت کے اندر کہتے ہیں۔ یہ طریق صحیح نہیں بلکہ جماعت کو صاف کرنا چاہیئے۔ ایسے لوگوں سے جو مردہ دل ہوں۔"

(پیغام صلح ۲۲ اپریل ۱۹۳۳ء)

بہرحال مولوی صاحب اپنے لوگوں پر سختی کریں یا نرمی یہ تو ظاہر ہے کہ ان کے ساتھ مردہ دل لوگ شامل ہیں۔ یہی لوگ منافق ہوتے ہیں۔ پھر اصل مضمون کی طرف متوجہ

۴ کرکے کہتا ہوں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف یہ منسوب کرنا کہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ قادیان میں "ہزاروں" منافق بن چکے ہیں۔ یا قادیان میں" پانچ سو منافقین" ہیں۔ صریح مغالطہ، سراسر افترا اور محض کذب بیانی ہے۔ غیر مبایعین کا فرض ہے کہ جلد سے جلد اس قسم کے ناپاک پروپیگنڈے سے باز آجائیں۔ اللہ تعالیٰ کو اس قسم کی افترا پردازی ہرگز پسند نہیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع

اور

خلافت جوبلی کی بابرکت تقریب

آج سے ٹھیک اڑتالیس برس پیشتر کا واقعہ ہے۔ کہ قادیان کی گمنام بستی میں دسمبر کے آخری ہفتہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شامل ہونے والوں کی تعداد تین صد کے قریب تھی۔ جماعت احمدیہ اور قادیان کی اس وقت کی حالت کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ تعداد بھی بہت بڑی سمجھی گئی۔ جس طرح جنگ بدر میں شریک ہونے والے ۳۱۳ صحابہ نے یہ خیال کرکے ایک گونہ اطمینان حاصل کرلیا تھا۔ کہ اب ہماری تعداد خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی ہے اور باطل پرست توحید کو دنیا سے مٹا نہیں سکتے، بالکل یہی کیفیت جماعت احمدیہ کے ۱۸۹۲ء کے جلسہ سالانہ کی تھی۔ بے شک ان کی تعداد تین سو ہی تھی۔ مگر خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح اپنی روحانی آنکھوں سے آئندہ زمانہ کی ترقیات۔ اس کی شان و شوکت اور بڑھتی ہوئی تعداد کو دیکھ رہا تھا۔ اور اپنے حواریوں کو خدا تعالیٰ کی یہ بشارت سنا کر محظوظ فرما رہا تھا۔ کہ ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالانہ جلسہ ہر سال ترقی کرتا چلا گیا اور اب اس میں شامل ہونیوالوں کی تعداد تیس ہزار نفوس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ جماعت احمدیہ کا یہ سالانہ اجتماع کسی دنیوی غرض سے نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی اس میں کوئی عرسوں یا میلوں کا سا رنگ پایا جاتا ہے۔ بلکہ اس کا انعقاد محض دینی اغراض کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملینگی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

"حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سننے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائیگی۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف انکو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جسقدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوکر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے۔ اور روشناسی ہوکر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔" (آسمانی فیصلہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے ظاہر ہے کہ یہ جلسہ روحانیت کی ترقی کے لئے نہایت موثر ذریعہ ہے اور نیز یہ جماعت کے اندر محبت اور انس پیدا ہونے کا ایک سبب ہے۔ اس لئے اس بابرکت اجتماع کے موقعہ پر ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ اس میں شامل ہونے کی کوشش کرے۔

امسال کا جلسہ سالانہ اپنے اندر ایک بڑی خصوصیت رکھتا ہے۔ اور وہ یہ کہ اس سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خلافت کے عہد مبارک پر پچیس سال کا عرصہ پورا ہوا ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے ایام میں خلافت جوبلی کی مبارک تقریب بھی منائی جارہی ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے اس جلسہ میں شمولیت کی تیاری شروع کردیں۔

خلافت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ اور اس کے ملنے پر جسقدر بھی خدا تعالیٰ کا شکر کیا جائے کم ہے۔ ماضی کی تاریخ بتاتی ہے۔ کہ جن قوموں نے اس بیش بہا نعمت کی قدر کی۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار فضلوں سے نوازا۔ اور دینی اور دنیوی دونوں طور پر انہیں عروج عطا کیا لیکن وہ قومیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہ کی۔ اور شکرگزاری کی بجائے انہوں نے کفران نعمت کو اختیار کیا۔ ان کا انجام نہایت ہی عبرتناک ہوا۔ اور وہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بنے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی ہر ممکن قدر کریں۔ اور اس کی

رپورٹ کارگذاری مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ جولائی ۳۹ء

مرکزی مجلس

خدمت خلق اور مشقت کا کام

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ زیر رپورٹ میں مجالس خدام الاحمدیہ نہایت عمدگی سے سرگرم رہیں۔ محنت و مشقت کا کام خدا کے فضل سے وسیع پیمانے پر جاری رہا۔ محلہ دارالفضل میں دو گلیوں کو درست کیا گیا۔ ایک سڑک کے ۵۰ گز طویل حصہ پر مٹی ڈالی گئی۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا گیا۔ ایک جگہ صاف کی گئی۔

محلہ دارالبرکات میں مکھیوں اور مچھروں کے اتلاف کے سلسلہ میں دو دفعہ مٹی کا تیل چھڑکا گیا۔ ریلوے روڈ پر مٹی ڈالی گئی۔ ایک راستہ درست کیا گیا۔ بعض اوقات مسجد میں پنکھا جھلتے رہے۔ وقار عمل کے موقعہ پر خدام نے محنت سے کام کیا۔ خدمت خلق کے سلسلہ میں محلہ کے غرباء کے لئے نیز ایک دفعہ دارالشیوخ کے لئے آٹا اکٹھا کیا گیا۔ مسافروں کو اسباب اٹھانے میں مدد دی گئی۔ مریضوں کو دوائی لا کر دی گئی۔ اور بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ ایک مسافر کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک غریب کو آٹا پسوا کر دیا گیا۔ ایک مکان تبدیل کروانے میں مدد دی گئی۔ خدام دارالفضل نے دارالشیوخ کے لئے آٹا اکٹھا کیا۔ نیز دارالشیوخ کے لئے پارچات چارپائیاں اور نقدی کی صورت میں امداد بہم پہونچائی گئی۔

حلقہ مسجد مبارک میں دارالشیوخ کے لئے آٹا جمع کیا گیا۔ ایک جنازہ کی تجہیز و تکفین میں شریک ہوئے۔ دو مریضوں کی تیمارداری کی۔ مسجد اقصےٰ کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا۔ باب الانوار میں ایک رستہ درست کیا۔ اور ایک گم شدہ چھوٹی لڑکی کو تلاش کر کے گھر پہنچایا۔ ایک بیوہ کو سودا لا کر دیا۔ حلقہ دارالعلوم میں ایک مریض کو چارپائی پر ڈال کر ہسپتال پہونچایا۔ قادرآباد کی ایک گلی میں مٹی ڈالی گئی۔ مساجد کی صفائی کی گئی۔

حلقہ دارالرحمت میں بیماروں کی بیمار پرسی کی گئی۔ مسجد کے صحن میں پانی ڈالا جاتا رہا۔ مسجد کی ٹوٹیوں میں پانی ڈالا گیا۔ محلہ دارالرحمت میں اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک پر مٹی ڈالی گئی۔ محلہ کے بعض راستوں کے نشیب و فراز کو ہموار کیا گیا۔

حلقہ ناصرآباد میں مسجد کو صاف کیا گیا۔ ایک گڑھا پر کیا گیا۔ نالیاں ہر روز صاف کی جاتی رہیں۔ بعض مہمانوں کو کھانا کھلانے کا انتظام کیا گیا۔ ایک بیوہ کو سودا لا کر دیا گیا۔ بیواؤں۔ ناداروں اور نابینوں کی مدد کی جاتی رہی۔ ان کو لنگر سے کھانا لا کر دیا۔ ایک مکان کی چھت کی درستی کی گئی۔

محلہ دارالسعۃ میں مسجد کی صفائی۔ اور درختوں کو پانی دینے کا انتظام کیا گیا۔ گلی کی درستی کی گئی۔ نالی صاف کی گئی۔

بورڈنگ تحریک جدید میں اجتماعی آدھ گھنٹہ ہر روز ڈرل اور مارچنگ کرائی جاتی رہی۔ مسجد اقصےٰ میں پانی پلایا گیا۔ بیماروں کی تیمارداری کی۔ وضو کے لئے پانی ٹوٹیوں میں ڈالا۔ تحریک جدید کے جلسہ میں پنکھا کیا گیا۔ دارالشیوخ کے لئے بستر اور کپڑے مہیا کئے گئے۔ دارالفتوح کی مسجد کا صحن محلہ مذکور کے خدام صاف کرتے رہے۔ اور بھرتی ڈالی۔ نالیوں کو صاف کیا۔ بعض جنازوں کی تجہیز و تکفین میں مدد دی گئی۔ دارالعلوم اور دارالرحمت کی درمیانی سڑک کو درست کیا۔

تلقین پابندی نماز باجماعت

تلقین پابندی نماز باجماعت قریباً تمام حلقوں میں جاری رہی۔ خدام گروپوں میں تقسیم ہو کر سحری کے وقت تہجد اور نماز کے لئے جگاتے رہے

تعلیم و تربیت

مندرجہ ذیل حلقوں میں قرآن کریم۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاری رہا۔ دارالعلوم۔ قادرآباد۔ دارالرحمت۔ دارالسعۃ۔ بورڈنگ تحریک جدید۔ دارالفتوح۔

حلقہ مسجد مبارک میں مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے سنائے جاتے رہے دارالبرکات اور دارالفضل میں بھی قرآن شریف۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس کا سلسلہ جاری رہا۔ ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ بورڈ پر لکھے جاتے رہے

تبلیغ

تبلیغ کا کام انفرادی طور پر حلقہ دارالفضل اور دارالبرکات میں جاری رہا۔ اجتماعی طور پر یوم التبلیغ میں حصہ لیا گیا نیز کاہنووان کے جلسہ میں شمولیت اختیار کی گئی۔ خدام کے ذریعہ پندرہ افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے ۵۱ بچوں کو ان کے گاؤں میں جا کر تعلیم دی گئی

مجلس اطفال

بعض حلقوں میں مجلس اطفال بہت اچھا کام کر رہی ہیں۔ خصوصاً دارالعلوم قادرآباد۔ دارالسعۃ۔ دارالرحمت میں۔ دارالفضل۔ حلقہ مسجد مبارک اور دارالبرکات میں مجلس اطفال قائم ہے۔ ان تینوں حلقوں میں اطفال کی تعداد ۱۲۵ کے قریب ہے دارالفضل کے اطفال ہر دوسرے تیسرے دن مغرب کی نماز کے بعد جلوس کی صورت میں محلہ میں گھوم کر غیر ممبران کو شمولیت کی ترغیب دیتے ہیں۔ ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ مسجد مبارک میں نماز کی تلقین کی جا رہی ہے۔ ایک ٹورنمنٹ کرایا گیا جس میں اول و دوم رہنے والوں کو انعام دئیے گئے۔

ورزشی کھیلیں:۔ محلہ دارالفضل میں ورزشیں کرائی جاتی رہیں۔ دارالبرکات اور ناصرآباد میں کبڈی کا انتظام کیا گیا۔ دوسرے حلقوں میں احباب اپنے اپنے طور پر بعض کھیلوں میں حصہ لیتے رہے۔ نہر میں تیرنے کی مشق بھی جاری رہی عرصہ زیر رپورٹ میں دارالفضل میں ۲۲ اور دارالبرکات میں ۱۲ ممبران کی زیادتی ہوئی۔ (باقی)

سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک اہم تصنیف کا نیا ایڈیشن

کتاب آئینہ صداقت مصنفہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا انگریزی ترجمہ The Truth About The Split نایاب ہو چکا تھا جسے دفتر تحریک جدید نے دوبارہ چھپوایا ہے۔ یہ کتاب آئینہ صداقت سے دوبارہ ترجمہ کر کے احباب کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ احباب کی سہولت کے لئے اصلاحات کی تشریحات جو اس میں استعمال ہوئی ہیں۔ کتاب کے آخر میں لگا دی گئی ہیں۔ قرآنی آیات کے بلاک تیار کرائے گئے ہیں۔ کتاب کا کاغذ چکنا۔ اور جلد جرمنی کپڑے کی مضبوط کرائی گئی ہے۔ باایں ہمہ قیمت ایک روپیہ چھ آنے ہے۔ یہ کتاب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مولوی محمد علی صاحب کی کتاب "The Split" کے جواب میں تحریر فرمائی ہے۔ احمدیت سے مانوس انگریزی دان طبقہ زیر تبلیغ کے لئے بہترین لٹریچر ہے۔ جو ان کی صحیح راہنمائی کرے گا۔ (انچارج تحریک جدید)

سیکرٹریان مال کی اطلاع کیلئے

ضروری اعلان

سہ ماہی چندہ کے حسابات کے ساتھ شہری اور قصباتی انجمن ہائے احمدیہ کو ماہوار رپورٹ کے فارم بھی بھجوائے گئے ہیں۔ اب سیکرٹریان مال کو چاہیئے کہ وہ اس فارم کو ہر ماہ کی ۵ تاریخ تک پُر کر کے دفتر نظارت بیت المال میں بھیجدیا کریں۔ اس کے بھیجنے میں ہرگز توقف نہ ہونا چاہیئے۔

اگر کسی شہری یا قصباتی انجمن کو کسی وجہ سے یہ فارم نہ پہنچے ہوں۔ تو دفتر ہذا سے منگوا لئے جائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

اہم ملکی حالات

وزیر ہند کے جواب میں پنڈت نہرو کا بیان

ہندوستان کے متعلق لارڈ زٹلینڈ کے بیان کے متعلق ۲۹ ستمبر کو ایک بیان دیتے ہوئے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے لکھا ہے۔ کہ میں نے اسے بہت افسوس کے ساتھ پڑھا۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی نے اپنی پوزیشن کو وضاحت سے بیان کر دیا ہے۔ وہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ برطانیہ کی اس جنگ میں شمولیت کن مقاصد کے لئے ہے ہم نے اس بات کو بھی واضح کر دیا ہے۔ کہ ہم سودا کرنا نہیں چاہتے۔ نہ ہی انگلینڈ کی مشکلات سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس جنگ کے مقاصد سے آگاہ ہوں جس میں شرکت کے لئے ہمیں کہا جا رہا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ہمیں اس میں شامل ہونے کا مشورہ تو دیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں پتہ ہی نہیں یہ کیوں لڑی جا رہی ہے۔ یہ بالکل نامناسب ہے۔ کہ انسانوں کی ایک بھاری تعداد موت کے منہ میں دھکیل دی جائے۔ جن کو علم بھی نہ ہو۔ کہ وہ کیوں مر رہے ہیں۔ ہر جنگ کے وقت یہی کہا جاتا ہے۔ کہ وہ حق و انصاف کی حمایت کے نام پر لڑی جا رہی ہے۔ لیکن اس کے اختتام پر سب پُرجوش اعلانات فراموش کر دیئے جاتے ہیں۔ ورکنگ کمیٹی نے یہ وضاحت طلب کر کے نہ صرف ہندوستان کی بلکہ دنیا کے بے شمار لوگوں کی ترجمانی کی ہے۔ بس ہمیں بتایا جائے۔ کہ جن مقاصد کے لئے یہ جنگ لڑی جا رہی ہے ان کا اثر ہندوستان پر کیا پڑے گا۔ لارڈ زٹلینڈ نے کہا ہے کہ اگر کانگرسی وزارتیں مستعفی ہو گئیں۔ تو یہ بدقسمتی ہوگی۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ بدقسمتی کی یہ بات ہے کہ کانگرسی حکومتیں اپنے اصول فراموش کر دیں۔ نیز یہ بدقسمتی ہوگی اگر یہ جنگ مقاصد کی وضاحت کے بغیر جاری رہی۔ ورکنگ کمیٹی کی قرارداد کے مبہم ہونے کا اعتراض اس پر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بالکل واضح ہے۔ لارڈ زٹلینڈ ہمارے سوالات کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ اس وقت تمدن عالم خطرے میں ہے۔ سخت نازک وقت ہے اس لئے کوئی ذمہ دار ہندوستانی یا انگریز ان اہم سوالات کو نظر انداز نہیں کر سکتا کیونکہ اس صورت میں پبلک کے قلوب شکوک سے لبریز ہو جائیں گے۔ اگر کوئی شخص اس ٹھوس حقیقت کو فراموش کرتا ہے۔ تو کہا جائیگا۔ کہ اس کا نظریہ حالات زمانہ کے مطابق نہیں۔ لارڈ موصوف اب بھی پرانے زمانے کی باتیں کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا بدل چکی ہے انقلاب کی تیز رو کو اب کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر ہمیں علم ہو جائے۔ کہ یہ جنگ دنیا کی فارغ البالی اور آزادی کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ تو ہندوستان ایک حد تک اپنے قومی مفاد کو نظر انداز بھی کر سکتا ہے۔ لیکن اس عالمگیر آزادی سے ہندوستان کے متمتع ہونے کا بھی یقین ہونا چاہیئے۔ یہی چیز ہے۔ جو جنگ میں شرکت کے لئے ہمارے دل و دماغ کو متحرک کر سکتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ہم ایک ایسے کاز کے لئے تکالیف اٹھا رہے ہونگے۔ جو ہمیں سب سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر برطانوی مدبرین نے اس وقت دانشمندی سے کام نہ لیا۔ تو پھر وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ آزاد اور رضامند ہندوستان اصول کی حمایت کے لئے اپنا سارا زور لگا سکتا ہے۔

۲۹ ستمبر الہ آباد میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ اگر لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند کی تقریر انگریزوں یا گورنمنٹ ہند کے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے تو مجھے یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ آئندہ ہزار سال تک کانگرس اور گورنمنٹ کے درمیان کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ کانگرس کے مطالبہ کے متعلق لارڈ زٹلینڈ نے جو جواب دیا ہے۔ وہ نہایت نامناسب ہے۔ اور مجھے شک ہے کہ آیا ان کی تقریر انگریزوں کے جذبات کی صحیح ترجمانی کرتی ہے۔ چونکہ میں کانگرس کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے اس کے نظام کا پابند ہوں۔ اس لئے میں کوئی ایسی بات نہیں کہنا چاہتا۔ جس کی وجہ سے ورکنگ کمیٹی کو کسی فیصلہ تک پہنچنے میں پریشانی ہو۔

پنڈت صاحب نے اسی سلسلہ میں کہا۔ لارڈ موصوف کا جواب اتنا نامناسب ہے۔ کہ کوئی خوددار قوم اسے برداشت نہیں کر سکتی۔

ہٹلر کے متعلق پنڈت صاحب نے کہا۔ میری رائے ہے۔ کہ ہٹلر جیت نہیں سکتا۔ روس کی چال نے ہٹلر کے لئے جنگ میں کامیابی حاصل کرنا نہایت ہی ناممکن بنا دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میں جرائم کی رفتار

محکمہ اطلاعات پنجاب نے مندرجہ صدر عنوان کے ماتحت ایک دلچسپ نوٹ شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے۔ کہ ۱۹۳۸ء کے دوران میں ڈاکوں کی وارداتوں میں بہت کمی رہی۔ یعنی ۴۹۲ وارداتیں ہوئیں۔ اور یہ تعداد سوائے ۱۹۳۶ء کے گذشتہ دس سالوں کے مقابلہ میں سب سے کم ہے۔ اس کے علاوہ اس سال پبلک کی طرف سے پولیس کے کام میں مداخلت نسبتاً بہت کم ہوئی۔ لیکن دوسرے جرائم کے متعلق صورت حالات تسلی بخش نہیں رہی۔ وارداتوں کی کل رپورٹیں ۵۹۱۴۰ موصول ہوئیں اور یہ تعداد گذشتہ سال سے پانچ فیصدی زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ ۱۹۳۷ء میں قتل کی وارداتیں ۹۲۳ تھیں۔ مگر اس سال یہ تعداد بڑھ کر ۱۰۴۱ تک پہنچ گئی۔ اور یہ ایک ریکارڈ ہے۔ جرائم میں اضافہ زیادہ تر مشرقی اور مغربی علاقوں میں ہوا ہے جہاں بارشوں کی بہت قلت رہی۔ اور شاید اس کی وجہ بعض سیاسی کارکنوں کی وہ تعریف و توصیف بھی ہو۔ جو وہ تشدد پسندوں کی کرتے رہتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح پبلک میں قانون کی نافرمانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ پھر ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ گذشتہ چار پانچ سال سے عدالتوں سے ملزم بہت کم سزایاب ہوتے ہیں۔ اور یہ غالباً اس لئے ہے کہ حکومت نے مقدمات میں بناوٹی شہادت سے احتراز کے احکام جاری کر رکھے ہیں۔ ان احکام کے صدور کے وقت ہی حکومت کو اس مشکل کا احساس تھا۔ لیکن وہ ان بے ضابطگیوں کو کسی حالت میں بھی دوبارہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ پرانے طریقوں کے بجائے آئندہ سائنٹیفک اصول پر تحقیق و تفتیش ہو۔ مگر اس کے لئے عملہ میں اضافہ ضروری ہے۔ اور اس میں مالی مشکلات حائل ہیں۔

مسلم لیگ کی پاس کردہ مبہم قرارداد

شملہ ۲۰ ستمبر کو نواب زادہ لیاقت علی خانصاحب نے ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے ۱۸ ستمبر کو دہلی میں جو قرارداد پاس کی ہے وہ اختلاف رائے کی مظہر ہے اور اس سے ابہام پیدا ہونے کا امکان ہے اس قرارداد میں شکایات کا اعادہ کرتے ہوئے ان کے ازالہ کو مسلمانوں کے مکمل تعاون کی شرط قرار دیا گیا ہے۔ جس کا یہ مطلب بھی لیا جا سکتا ہے کہ تاوقتیکہ یہ شکایات دور نہیں کی جائیں حکومت کو مسلمانوں کا حقیقی تعاون حاصل نہیں ہو سکتا۔ اگر اس قرارداد کا یہ مطلب نکالا گیا تو یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہوگی۔ قرارداد کے ایک حصہ میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فیڈریشن کو یک قلم منسوخ کر دیا جائے۔ اس موقعہ پر جب کہ سلطنت برطانیہ کی ہستی خطرے میں ہے اس مطالبہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہمیں یہ امر سمجھ لینا چاہیئے کہ اب جب کہ روس نے یورپ کی جارحانہ طاقتوں سے مل کے بندوں تعاون کر لیا ہے سلطنت برطانیہ اور بالخصوص ہندوستان کو سخت خطرہ درپیش ہے خدانخواستہ اگر یہ خطرہ بڑھ گیا تو یہاں کوئی بھی آئین باقی نہیں رہیگا اور کوئی بیرونی طاقت من مانی حکومت قائم کر دے گی۔ پس ہمیں اپنی ساری طاقت جنگ کو کامیابی کے ساتھ ختم کر دینے پر لگا دینی چاہیئے۔ اور جب تک کہ یہ ہمت تک خطرہ ٹل نہ جائے تمام شکوے بالائے طاق رکھ دینے چاہئیں۔

اہم غیر ملکی واقعات

روس اور جرمنی کی دھمکی برطانیہ اور فرانس کو

۲۹ ستمبر کی صبح کو ماسکو سے روس اور جرمنی میں ایک نئے معاہدہ کا اعلان کیا گیا ہے جس کے رو سے پولینڈ کو ان دونوں ملکوں نے آپس میں تقسیم کر لیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ چونکہ یہ تقسیم ایک دیرپا امن کا پیش خیمہ ہے۔ اس لئے یورپ کے امن کے لئے ضروری ہے۔ کہ جرمنی اور اتحادیوں میں صلح ہو جائے۔ پس یہ دونوں ملک دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر کوشش کریں گے۔ کہ صلح ہو جائے۔ جو اگر نہ ہو سکی۔ تو جنگ کی ذمہ داری اتحادیوں پر سمجھی جائے گی۔ اور روس اور جرمنی باہم مل کر مشورہ کریں گے۔ کہ انہیں آئندہ کونسا اقدام کرنا چاہئے۔ اس معاہدہ کے رو سے پولینڈ میں جرمنی کو اس سے زیادہ علاقہ مل گیا ہے۔ جو عارضی تقسیم میں اس کے حصہ آیا تھا۔ اب تمام وادی وسچولا پر اس کا قبضہ ہوگا۔ بیالسٹک۔ اور دونسک کے مشرقی اضلاع بھی اسے مل گئے ہیں۔ لیکن جنوبی پولینڈ میں واقع تیل کے چشمے بدستور روس کے پاس رہیں گے۔ ماسکو کے اعلان میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ یہ چشمے پولوں نے ایسی بری طرح تباہ کر دیئے ہیں۔ کہ ایک سال تک ان سے کچھ برآمد نہیں ہو سکے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمنی اور روس ایک نئی مجلس اقوام بنانے کی تجویز کر رہے ہیں۔ جس میں ان دونوں کے علاوہ اٹلی۔ ہسپانیہ۔ سلواکیہ۔ یوگوسلاویہ۔ ٹرکی۔ یونان۔ بلغاریہ۔ رومانیہ۔ لٹویا۔ استھونیا۔ لتھونیا۔ ڈنمارک۔ سویڈن۔ ناروے۔ فن لینڈ اور آئس لینڈ شامل ہوں گے۔ گویا یہ ایک ڈکٹیٹرانہ محاذ قائم کیا جائے گا۔ اور جو ملک اس سے باہر رہے گا۔ اسے یہ سب اپنا دشمن تصور کریں گے۔ غیر یورپین ممالک مثلاً جاپان وغیرہ بھی اس میں شریک ہو سکیں گے۔ اس معاہدہ کے علاوہ جرمنی اور روس کے مابین ایک تجارتی معاہدہ کا اعلان بھی ماسکو سے کیا گیا ہے جس کے رو سے روس جرمنی کو خام اجناس اور پیداوار مہیا کرے گا۔ اور جرمنی اس کے عوض اسے مصنوعات مہیا کرے گا۔

ان معاہدوں کے متعلق لندن میں تاحال کوئی سرکاری بیان جاری نہیں ہوا۔ جنگی کابینہ اس پر غور کر رہا ہے۔ البتہ سیاسی مدبرین کی رائے ہے کہ ان کا اتحادیوں پر قطعاً کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ ان کا مصمم ارادہ ہے۔ کہ یورپ کو ہٹلرازم کی لعنت سے پاک کیا جائے۔ ان کا خیال ہے۔ کہ اقتصادی لحاظ سے روس کی امداد جرمنی کے لئے زیادہ مفید نہیں ہو سکتی۔ اور جرمنی بھی اسلحہ اور سامان جنگ کے لحاظ سے روس کی کوئی قابل قدر امداد نہیں کر سکتا۔ یہ جو کہا گیا ہے۔ کہ یہ دونوں ملک دوسرے ممالک کے ساتھ مل کر صلح کی کوشش کریں گے۔ یہ کوئی آسان بات نہیں۔ کہ کوئی دوسرا ملک ان کے ساتھ شریک ہو سکے۔ کیونکہ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ وہ پولینڈ پر ان کے غاصبانہ قبضہ کو تسلیم کرتا ہے۔ دراصل یہ ایک چالبازی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس کو ڈرا دھمکا کر جنگ سے روکا جائے۔ لیکن اب کوئی تہدید و تخویف ان کو اپنے پروگرام سے روک نہیں سکتی۔ ۲۹ ستمبر کو برلن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ روس نے برطانیہ کو تیل بھیجنا بند کر دیا ہے۔ لیکن برطانوی مدبرین کا خیال ہے۔ کہ اس سے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ برطانیہ کو جس قدر تیل درکار ہے۔ اس کا صرف ½ فیصدی روس سے آتا تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوویٹ جرمن معاہدہ پر برطانوی اخبارات کی نکتہ چینی

لندن ۳۰ ستمبر یہاں کے اخبارات میں سوویٹ جرمن معاہدہ پر کڑی نکتہ چینی کی جا رہی ہے۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کی یہ امید کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ کہ صلح کی شرائط طے کرانے کے لئے روس سے فائدہ اٹھایا جائے۔ نازیوں کا یہ مطالبہ کہ چونکہ اب پولینڈ تباہ ہو گیا ہے۔ اس لئے صلح کر لیں چور کے اس فعل کے مترادف ہے۔ کہ اس نے مالک مکان کو قتل کر کے گھر پر قبضہ کر لیا اور پھر مالک مکان کے دوستوں کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت کو جارحانہ کارروائی سمجھنے لگا۔ اگر روس حملہ کی دھمکی دے تو اتحادیوں کا جواب بالکل وہی ہوگا۔ جو پہلے دیا جا چکا ہے۔ "ڈیلی میل" لکھتا ہے۔ کہ ہٹلر اپنی مرضی کے مطابق صلح چاہتا ہے۔ ہم اس کی شرائط کو ٹھکراتے ہیں۔ ہٹلر اور سٹالن کی پیشکش قابل نفرت ہے۔ دو مجرم جن کے ہاتھ قربانی کے خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ اپنے جرم کو نظر انداز کرنے کے لئے انصاف چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ امن و چین سے رہیں کتنی گستاخی ہے۔ کتنی حماقت ہے۔ برطانیہ اور فرانس نے پولینڈ کو بحال کرنے اور ہٹلرازم کے ساتھ کوئی مصالحت نہ کرنے کا عہد کیا ہوا ہے۔ ہم ان وعدوں پر قائم ہیں۔ "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے۔ کہ سوویٹ جرمن معاہدہ کی خوفناک اہمیت کو تسلیم کرنے سے ہمیں کوئی اندیشہ ہے۔ اور نہ اس سے ہمارے مستقل ارادہ یا مدعا میں کسی قسم کا فرق ہوگا۔ وہ برابر قائم رہیں گے اور انہیں رہنا چاہئے۔ "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے۔ اس ملک کے لوگ جانتے ہیں کہ جس کاز کے لئے ہم نے تلوار اٹھائی ہے۔ وہ آزادی کا کاز ہے۔ اور جب تک طاقت کا استعمال روکا جائے ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ "ٹائمز" لکھتا ہے ہٹلر اور اس کی حکومت امن نہیں چاہتے ان کی سوائے اس کے اور کوئی غرض نہیں کہ جرمن سلطنت کو غیر محدود وسعت دی جائے۔ ہم ہٹلرازم کے ساتھ کوئی مصالحت کرنے کو تیار نہیں۔ "سٹار" نے لکھا ہے۔ کہ روس اور جرمن کے معاہدہ نے ہمارے مقاصد میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی۔

جرمنی میں کمیونسٹ حکومت کے قیام کا خواب

لنڈن ۳۰ ستمبر روس اور جرمنی کے نئے معاہدہ پر لنڈن کے غیر سرکاری حلقوں میں یہ جاننے کے لئے بہت دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ روس نے جرمنی کو تبادلہ میں خام اشیا دینے کا جو وعدہ کیا ہے۔ وہ جنگ کی رفتار پر کہاں تک اثر انداز ہوگا۔ روس سے جرمنی کو خام اشیا بھیجنے کے لئے باربرداری کے انتظام کا سوال ایک بہت بڑی مشکل ہے۔ دوسری مشکل روس کی اپنی اندرونی ضروریات ہیں۔ ان میں سے تیل خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اور گذشتہ آٹھ سال کے اعداد و شمار سے یہ ظاہر ہے۔ کہ روس میں جس قدر تیل ملتا ہے۔ وہ اندرونی ضروریات پر ہی صرف ہو جاتا ہے۔ عملی مشکلات سے قطع نظر یہ عام خیال پایا جاتا ہے۔ کہ روس سمجھتا ہے۔ کہ جنگ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمنی میں انقلاب رونما ہو جائے گا جس کی وجہ سے وہ وہاں کمیونسٹ حکومت قائم کر سکے گا۔ بخارسٹ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمنی اور روس کے نئے معاہدہ سے رومانیہ میں بہت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں مزید معلوم ہوا ہے کہ بیسربیا میں رومانیہ کی طرف سے مزید افواج بھیجی جا رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ مزید ایک ہزار دستوں کو فوج میں شامل ہونے کا حکم دیا جانے والا ہے۔ بخارسٹ میں کہا جاتا ہے۔ کہ اگرچہ روس نے رومانیہ کی حفاظت کا یقین دلایا ہے۔ مگر ڈکٹیٹروں کے وعدوں کا کوئی اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے رومانیہ نے اپنی حفاظت کا خود تہیہ کر لیا ہے۔

روس کی غیر جانبداری اور حکومت برطانیہ

بخارسٹ سے ۲۹ ستمبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ جرمن افواج بہت جلد مغربی محاذ پر ایک زبردست حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ اور ہر فان ربن ٹراپ اس لئے ماسکو گیا ہے کہ اس حملہ کے لئے روس سے ہوائی جہاز اور ٹینکوں کی امداد حاصل کی جائے۔ ماسکو سے یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ربن ٹراپ سوویٹ گورنمنٹ کی دعوت پر یہاں آیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ نے اس کے ساتھ جو گفت و شنید کی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی جنوب مشرقی یورپ خصوصاً بحیرہ اسود کے علاقوں میں روسی اثر و رسوخ کو تسلیم کرے گا۔ جرمنی کے ساتھ اس قسم کی سازباز اور اتحادیوں کو تیل مہیا کرنے سے انکار کی خبروں کے ساتھ یہ بات نہایت عجیب ہے کہ روس نے برطانیہ کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ اس کے ساتھ تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید کرنے کیلئے بالکل تیار ہے۔ روسی سفیر مقیم لنڈن نے برطانوی وزیر خارجہ سے ملاقات کر کے اسے پھر مطلع کیا ہے۔ کہ روس اس لڑائی میں بالکل غیر جانبدار رہیگا۔ بہرحال روس کی موجودہ پوزیشن کے متعلق وزیر اعظم برطانیہ ۲۔ اکتوبر کو دارالعوام میں ایک بیان دیں گے۔